کیا یزید مسلمان تھا؟

مولانا محمد علاء الدین حیدری القادری صاحب

واضح ہو کہ توحید پر ایمان لانے سے کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک کہ جناب سرور عالم محمد مصطفیٰؐ کی نبوت پر کامل ایمان اور یقین نہ ہو۔

چنانچہ اللہ کا فرمان ہے کہ **من یشاء الرسول من بعدماتبین له الهدیٰ ویتبع غیرسبیل المومنین تولّهٖ ماتولیٰ ونصله جهنّم وساءة مصیرا** یعنی جو شخص رسول اللہؐ کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا تھا، مومنین کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ ہو لیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

اب غور فرمائیں کہ آیا یزید نے جناب سرور دو عالمؐ کی مخالفت کی ہے یا نہیں؟

۱۔قول رسول اللہ۔اخرج الترمذی عن یَعلی بن مرة قال رسول اللہ حسین منی وانا من حسین اَحَبَّ اللہُ مَن أحَبَّ حسیناً حسین سِبط من الاسباط

ترجمہ: ترمذی نے ذکر کیا ہے یعلی بن مرة نے نقل کیا کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے۔دوست رکھے اللہ اس کو جو دوست رکھے حسینؑ کو، حسینؑ ایک سبط ہے سبطوں میں۔

۲۔اخرج الترمذی عن زیدبن ارقم ان رسول اللہ صلعم قال یعلیٍ وفاطمه والحسن والحسین انا حربٌ لمن حاربهم وسلمٌ لمن سالمهُم۔ترجمہ۔ترمذی نے ذکر کیا ہے کہ زید بن ارقم نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کے حق میں کہ میں لڑوں اس سے جو لڑے ان سے، اور صلح کروں اس سے جو صلح کرے ان سے۔

۳۔اخرج عن ابن عباس انهُ قال رایت النبی صفیمایری النائم ذات یوم نصف النهار اشعت اغربیه قادورة فیهادمٌ فقلت یابی انت وامی ماهٰذا قال والحسین واصحابه لم ازل نقطه منه الیوم ناحصی ذالک الوقت ناصحه قتل ذالک الیوم

ترجمہ: امام احمد نے ذکر کیا ہے کہ ابن عباس نے نقل کیا میں نے دیکھا پیغمبرؐ کو بیچ اس حالت کے کہ دیکھتا ہے سونے والا ایک دوپہر کو بال پریشان غبار آلودہ ان کے ہاتھ میں ایک شیشہ کہ اس میں خون ہے تو میں نے عرض کیا صدقہ تجھ پر میرے ماں باپ اور یہ کیا ہے۔؟ فرمایا کہ یہ خون ہے حسینؑ کا اور اس کے یاروں کا۔ٹٹولتا ہوں میں اس کو آج کے شروع دن سے۔ابن عباس نے کہا سو شمار کرتا ہوں میں اس دن کہ پاؤں قتل اس دن کا۔ مندرجہ بالا احادیث اور قرآن مجید سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خداؐ کے احکام کے خلاف عمل کرنا موجب عتاب الٰہی ہے۔اور ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنّم ہے۔ظاہر ہے کہ جناب نبی کریمؐ حسنین علیہم السلام سے محبت رکھتے تھے اور یزید نے انہیں دشمن

جانااوران سے لڑائی کی۔ پس حضرت امام حسینؑ اور امام حسنؑ وعلی مرتضیٰؑ اور جناب سیدۃ النساء العٰلمین فاطمہ زہراؑ سے جنگ کرنااوران سے عداوت رکھنا دراصل رسول خداؐ سے جنگ کرنے اور رکھنے کے مترادف ہے۔ پس جو شخص اللہ کے رسولؐ سے جنگ کرے اور دشمنی رکھے توایسے شخص کو مسلمان کیوں کر سمجھا جاسکتا ہے۔؟ صاحب تذکیر الاخوان بقیۃ تقویۃ الایمان فرماتے ہیں (موخرالذکر حدیث ۳) یہ خواب ابن عباس نے کربلا کی لڑائی سے پہلے دیکھا تھا سووہ آرزومند تھے کہ اگر میں اس وقت میں ہوں تو میں بھی امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوں تو وہ اس وقت کے منتظر رہا کرتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کے شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خداؐ کی روح مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئے۔ اور یہاں جو حضرت امام حسینؑ پر رنج وتکلیف ہوئی اس کا حال دریافت کرکے عالم ارواح میں حضرتؐ کو رنج ہوااور مغموم ہوئے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ جب امامؑ کا حال سنیں تو افسوس کریں اور اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاْجِعُوْنَ پڑھیں۔ اور جانیں کہ عبیداللہ بن زیاد اور عمر بن سعد وشمر وغیرہ مردودوں نے باجازت یزید پلید کے حضرت امامؑ کو رنج پہنچایا، نہایت بری حرکت کی مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسی حرکت نہ کرے جس میں حضرتؐ کو اور حضرتؐ کے اہلبیتؑ کو دنیا میں یا آخرت میں رنج پہنچے۔ پس جو شخص حضور سرور کائناتؐ کی روح مبارک کو تکلیف پہنچائے اور اہلبیتؑ کا خون بہائے وہ مسلمان کیوں کر ہوسکتا ہے۔؟ وسیلۃ النجاۃ ملامبین فرنگی محلی میں ہے کہ یزید نے امام حسینؑ کے سر مبارک کو چھڑی سے چھیڑ کر چند شعر پڑھے جن کا حاصل مقصود یہ ہے کہ کاش آج میرے بزرگوار جو جنگ بدروغیرہ میں مارے گئے تھے موجود ہوتے تو خوش ہوکر مجھے داد دیتے کہ میں نے ان کا کیسے انتقام لیا اور سادات بنی ہاشم کو قتل کیا۔ بے شک میں عتبہ کی نسل میں شمار نہ ہوتا اگر آل احمدؐ ان تمام باتوں کا جو (احمدؐ) کر گئے بدلہ نہ لیتا۔ درحقیقت بنی ہاشم نے ملک گیری کے ڈھکوسلے نکالے تھے، ورنہ ان کے پاس نہ کوئی فرشتہ آیا، نہ وحی نازل ہوئی۔ اب آپ خود غور فرمائیں کہ جس شخص کا رسالت جناب رسول خداؐ پر ایمان ہی نہ ہو اور صاف طور پر انکار کرے وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔؟ اور کافر، مشرک ومنافق اور مرتد کو مومن ہونے کا فتویٰ دینے والے، مسلمانوں کے روپ میں یہودی تو نہیں۔؟ علامہ ابن حجر وامام سیوطی یزید کے تذکرے میں فرماتے ہیں۔ **کان رجلاًینکح امہات واولاد البنات ویشرب الخمر ویدع الصلواۃ**۔ یعنی یزید ایسا شخص ہے جو اپنی ماؤں اور بیٹیوں کی بیٹیوں کے ساتھ اور حقیقی بھائی بہن کی بیٹیوں کے ساتھ نکاح جائز سمجھتا ہے اور شراب پیتا تھا اور نماز کو ترک کرتا تھا، یزید خود نماز ترک کرنے کا مرتکب نہیں بلکہ نماز کو بے انتہا برا سمجھنے والا تھا، چنانچہ نماز کے متعلق اس کا ایک شعر موجود ہے **ماقال ربک للذی شربوا ابل قال ربک ویل للمصلین**۔

یعنی تیرے پروردگار نے یہ نہیں کہا کہ شراب پینے والوں کے لئے جہنم ہے بلکہ یہ کہا کہ نماز پڑھنے والوں کے لئے جہنم ہے۔ (معاذاللہ) کیا مذکورہ بالا حقائق کے موجود ہوتے ہوئے کوئی مسلمان یزید کو مسلمان کہہ سکتا ہے؟ اب یزید کے کافر ہونے میں شبہہ ہی کیا ہے۔۔۔؟ نام یزید داخل دشنام ہوگیا۔

(ماخوذ از امامیہ مشن لکھنؤ، جنوری ۱۹۹۴ء)

یہ مضمون اس سے قبل ''المنتظر'' لاہور کے سید الشہداء نمبر ۱۳۸۵ھ میں شائع ہوا تھا اس کے بعد کتابچے کی صورت میں اس کا پہلا ایڈیشن امامیہ مشن لکھنؤ سے ۱۳۸۷ھ میں اور دوسرا ایڈیشن جنوری ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا افادیت کے پیش نظر اسے ''شعاع عمل'' میں بھی شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)